خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 9- ستمبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

بدھ 9- ستمبر 1998ء 17 جمادی الاول 1419ھ - 9- تبوک 1377 ھش جلد 48-83 نمبر 198

غصہ سے بچنے کی دعا

حضرت سلیمانؓ بن صرد بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دو آدمی قریب ہی جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ تھا۔ رگیں پھولی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اس کی یہ کیفیت جاتی رہے۔ یعنی وہ کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔ (-)

جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس (اس طریق سے جو سب سے اچھا ہو ان سے بحث کر) کے موافق اپنا عمل در آمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے (-) مگر یاد رکھو جیسی یہ باتیں حرام ہیں ویسے ہی نفاق بھی حرام ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کہیں پیرایہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اس کا رنگ نفاق سے مشابہ ہو۔ موقعہ کے موافق ایسی کارروائی کرو جس سے اصلاح ہوتی ہو۔ تمہاری نرمی ایسی نہ ہو کہ نفاق بن جاوے اور تمہارا غضب ایسا نہ ہو کہ بارود کی طرح جب آگ لگے تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔

بعض لوگ تو غصّہ سے سودائی ہو جاتے ہیں اور اپنے ہی سر میں پتھر مار لیتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے تب بھی صبر کرو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 104)

غصہ کی وجہ سے بہت جھگڑے پیدا ہوتے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

غصہ بعض دفعہ دماغ کو پاگل کر دیتا ہے اور غصے میں جو انسان اقدام کر بیٹھتا ہے بعض دفعہ ساری عمر پچھتاتا ہے اور پھر بھی اس کا صحیح ازالہ نہیں کر سکتا۔

ایک دفعہ مجھے کسی نے لکھا کہ میں نے غصے میں اپنی ماں کو یہ بات کہہ دی تھی' معافی ہو گئی مگر آج تک میرے دل میں اس کی جلن نہیں مٹ رہی۔ اپنی ماں کو میں نے کیوں ایسا کلمہ کہا۔ ایک دفعہ کسی نے اپنے باپ کے متعلق ایسا واقعہ لکھا۔ اور پھر قتل بھی ہو جاتے ہیں لیکن غصے کی بیوقوفی کا جو داغ ہے وہ مٹتا نہیں۔ پھر قتل تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن وہ داغ اپنے سینے سے نہیں مٹتا۔ پس آنحضرت ﷺ نے اس کا بہترین علاج یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ کہا کرو "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کہ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان رجیم سے۔ تو غصے کو شیطان رجیم قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ غصے کی حالت میں بھاری امکان ہے کہ شیطان انسان پر قبضہ کر لے اور اس کا فعل شیطانی فعل بن جائے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ آنحضور ﷺ کو مانے یا نہ مانے' یہ بات تو دنیا کا ہر انسان ماننے پر مجبور ہے کہ غصہ انسان کو شیطانی افعال پر مجبور کر دیتا ہے اور وہ اپنے قابو میں نہیں رہتا۔ تو بہت سے جھگڑے غصے کی وجہ سے بڑھ جاتے ہیں اور تو تکار شروع ہو جاتی ہے اور بہت سی گندی بے ہودہ باتیں آجاتی ہیں بیچ میں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پھر وہ ایسے داغ لگا جاتا ہے کہ وہ پھر مٹتے نہیں ہیں اور جھگڑوں میں غصے کے نقصان دو چار نہیں بلکہ بہت ہیں' لا محدود کہنا چاہئے جو افعال سرزد ہوتے ہیں ان کے بعد جو نتائج نکلتے ہیں ان میں پھر اکثر جھوٹ کے شیطان سے مدد مانگنی پڑتی ہے۔ وہ شیطان جو ایک دفعہ اتفاقاً تھوڑی دیر کے لئے آیا تھا وہ دائمی ساتھی بن جاتا ہے۔ چنانچہ غصے کی حالت میں جو حرکتیں سرزد ہوتی ہیں جب ان پر کارروائیاں ہوتی ہوں تو پھر اکثر یہ ملوث لوگ جھوٹ بولتے ہیں' جھوٹے گواہ بناتے ہیں' جھوٹے بہانے بناتے ہیں' نفس ان کا الجھا رہتا ہے کہ اب میں کیا ترکیب کروں گا جس کے نتیجہ میں اپنے فعل کی زد سے بچ سکوں اور ساری سوسائٹی گندی ہو جاتی ہے۔

پھر غصے میں جو جھگڑا چلتا ہے اس میں اکیلا انسان نہیں رہا کرتا۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں کسی باپ کی کسی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی ہے۔ بیٹا اٹھا ہے اور اس نے جا کے اس کے بیٹوں کو مارا یا اس کے باپ پر حملہ کیا اور پھر جتھے بنتے ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے گروہ در گروہ اپنی عزتوں کا معاملے بنا لیتے ہیں کہ ہم زیادہ طاقتور ہیں اور وہ کم تر ہے یا ہم زیادہ معزز لوگ ہیں اور وہ ذلیل ہیں۔ یعنی جو بھی ہو نفس کے جھگڑے' نفسانی بچے دیتے ہیں اور یہ خیال کر لینا کہ نفس کا جھگڑا وہیں ختم ہو جائے گا غلط ہے۔ نفسانی بچے جب پیدا ہوتے ہیں تو کئی شیطان اکٹھے ہو جاتے ہیں یعنی ایسے شیطان ہیں جو خود بچے دینے والے شیطان ہیں اور ان سے پھر پیچھا نہیں چھٹتا۔ بعض خاندانی جھگڑے لمبے عرصے تک نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ ایسی جماعتیں ہیں جن کو اللہ نے اپنے فضل سے بچا لیا ہے جن کے جھگڑے اس طرح ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں منتقل ہوئے' دوسری سے تیسری میں منتقل ہوئے اور خاندانوں نے اپنی عزت کا معاملہ بنا لیا اور ہر نصیحت کرنے والا ناکام ہو جاتا رہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بچانا تھا ان کے آباؤ اجداد کی کوئی نیکیاں تھیں جو کام آئیں وہ بچ گئے۔ لیکن بعض ابھی تک نہیں بچ سکے۔ تو آنحضرت ﷺ نے جو "اعوذ باللہ" کی نصیحت فرمائی ہے یہ بیماری کی جڑ اکھیڑنے والی نصیحت ہے۔ شیطان سے خدا کی پناہ میں آجانے سے یہ سارے قصے وہیں ختم ہو جاتے ہیں آگے بات نہیں بڑھتی۔

(از خطبہ 9- دسمبر 1994ء
الفضل انٹرنیشنل 95-1-20)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah
خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

حیاتِ قدسی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے واقعات

بشارت الٰہی

○ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے عہد ہمایوں میں ایک مرتبہ میں قادیان مقدس میں حاضر ہوا تو منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی سے ملاقات ہوئی۔ حضرت منشی صاحب ان دنوں مہمان خانہ کی بجائے حضرت مسیح موعود کے بیت الفکر میں سویا کرتے تھے۔ ایک رات عشاء کی نماز کے بعد مختلف مسائل کے متعلق گفتگو کرتے کرتے آپ نے مجھے کہا کہ میں آج کل بیت الفکر میں سویا کرتا ہوں آئیے! وہاں ہی چل کر بیٹھیں اور گفتگو کریں۔ چنانچہ میں آپ کے ساتھ ہولیا اور ہم دونوں دیر تک بیت الفکر میں باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب دس گیارہ بجے کا وقت ہوگیا تو آپ نے مجھے کہا آپ آج یہاں میرے پاس ہی سو رہیں میں نے بھی مناسب سمجھا مگر آپ تو سو گئے اور میرے دل پر قیامت کا ہولناک تصور کچھ ایسے رنگ میں مستولی ہوا کہ میں تقریباً رات کے دو بجے جبکہ میری حالت قوت ضبط سے باہر ہونے لگی آہستہ سے بیت الفکر سے باہر نکلا اور قادیان سے مشرق کی طرف ایک بیری کے درخت کے پاس صبح تک روتا رہا۔ نماز کے وقت بیت مبارک میں آیا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد منشی صاحب فرمانے لگے آپ مجھے سویا ہوا چھوڑ کر خود بیت الذکر تشریف لے آئے ہیں مجھے بھی جگا لیتے تو میں بھی آپ کے ساتھ بیت الذکر آجاتا۔ میں نے کہا کہ آپ آرام سے سوئے ہوئے تھے میں نے آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ اس کے بعد جب کچھ روز تک میں اسی طرح قیامت کے ہولناک تصور سے خوفزدہ رہا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود بیت مبارک کی دوسری چھت پر بہشتی مقبرہ کی طرف منہ کئے ہوئے تشریف فرما ہیں آپ کے پاس ایک رجسٹر ہے جس میں جنتی لوگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ نہ معلوم اس رجسٹر میں میرا نام بھی موجود ہے یا نہیں۔ میرا یہ خیال کرنا ہی تھا کہ حضرت صاحب نے اس رجسٹر کے اوراق الٹنے شروع کئے یہاں تک کہ ایک صفحہ پر یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا۔

"مولوی غلام رسول راجیکی"

اور اس کے بعد میں بیدار ہوگیا۔

(حیات قدسی جلد 2 ص 8)

عشقِ الٰہی اور رضا بالقضا

○ 1902ء میں جبکہ میں گجرات میں چوہدری نواب خان صاحب تحصیلدار کے پاس قیام رکھتا تھا مولوی الٰہی بخش صاحب تاجر کتب مجھے کچھ عرصہ کے لئے اپنے یہاں لے آئے۔ وہاں پر ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں اور آپ کے پاس ایک کاغذ ہے جس میں جماعت کے بعض مخلصین کے نام درج ہیں اور ہر ایک نام کے سامنے اس کاغذ پر اغراض و مقاصد کے خانے بنے ہوئے ہیں جو حضرت صاحب دوستوں سے دریافت کر کے تحریر فرماتے ہیں۔ اس اثناء میں جب حضرت صاحب نے وہ فہرست میرے سامنے رکھی تو میں نے بھی اس میں اپنا نام تحریر پایا اس کے بعد آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ بتائیے میں آپ کے کس مدعا کے لئے دعا کروں۔ میں نے عرض کیا کہ میرا مدعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنی محبت اور عشق عطا فرمائے اور رضا بالقضاء کا مرتبہ نصیب ہو۔ تب اسی وقت حضرت صاحب نے میرے نام کے سامنے کے خانہ میں میرا یہ مقصد درج فرمالیا اور میں بیدار ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت صاحب کے وصال تک جو بھی خطوط میں آپ کی خدمت میں لکھتا ان میں عموماً انہی مقاصد کا ذکر کرتا رہا۔ ان خطوط میں سے بعض خط نظموں میں بھی تھے۔

(حیات قدسی جلد 2 ص 9)

دعوتِ طعام

○ جب میں اور مولوی امام الدین صاحب پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کی دستی بیعت کرنے کے لئے قادیان حاضر ہوئے تو ان دنوں آپ اپنے خدام کے ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں بھی حضرت صاحب کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل ہوا۔ جب ہم حضرت صاحب کی معیت میں کھانا کھا چکے تو مولوی امام الدین صاحب نے حضرت صاحب کی اجازت سے آپ کا پس خوردہ سنبھال لیا۔ ان دنوں چونکہ مولوی صاحب کا بڑا لڑکا بیمار تھا اس لئے آپ اس ارشاد کے مطابق کہ سور المومن شفاء یعنی مومن کا پس خوردہ شفا ہے وہ تبرک اپنے ساتھ موضع گولیکی لے گئے۔ راستہ میں کچھ تو یہ تبرک میں نے کھالیا اور جو باقی بچا وہ آپ کے لڑکے کو کھلا دیا گیا۔

(حیات قدسی جلد نمبر 2 ص 13)

دعا کیا ہے

دعا کیا ہے؟ خدا کے سامنے سوزِ بیاں اپنا
دعا کیا ہے؟ خدا کو سونپنا سُود و زیاں اپنا

دعا کیا ہے؟ ہجوم درد و غم میں باخدا رہنا
سرِ تسلیم خم کرنا طلب گارِ رضا رہنا

دعا کیا ہے؟ صبا کا نرم جھونکا شاخساروں پر
دعا کیا ہے؟ گزرنا آبِ جُو کا ریگ زاروں پر

دعا ہے ابرِ رحمت کا برسنا آسمانوں سے
دعا ہے پھوٹنا شفاف چشمے کا چٹانوں سے

دعا سے ظلمتوں میں روشنی رنگیں ستاروں کی
دعا کیا ہے؟ خزاں کے کان میں آہٹ بہاروں کی

دعا کیا ہے؟ صدف میں قطرہ نیساں کی تابانی
دعا کیا ہے؟ محبت کا سَبُو تسکین کا پانی

سعید احمد اعجاز

دو آنہ کے پتاشے

○ ایک مرتبہ میں قادیان میں حضرت مسیح موعود کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس کافی رقم نہ تھی کہ خدمت عالیہ میں مناسب نذرانہ پیش کرتا۔ اس لئے جذبہ محبت و عقیدت سے دو آنہ کے پتاشے ہی لے کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور نماز عصر کے بعد پیش کر دیئے۔ حضرت صاحب نے بڑی مسرت سے انہیں قبول فرمایا اور ایک خادم کے ذریعہ اندورن خانہ بھجوا دیئے۔

دستِ شفا

○ جن دنوں حضرت مسیح موعود باغ میں تشریف فرما تھے میں ایک دن حضرت صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور اپنے کرتہ کے بٹن کھول کر عرض کیا کہ میرے سینہ پر پھونک ماریں اور دست مبارک بھی پھیریں چنانچہ حضرت صاحب نے اس غلام حقیر کی اس خواہش کو شرف قبولیت بخشا اور میرے سینہ پر پھونک ماری اور اپنا دست مبارک بھی پھیرا۔

نمازِ عشاء کی ادائیگی

○ ایک دفعہ مغرب کی نماز کے بعد میں ایک مجلس میں احمدیت کی تلقین کرتا رہا اور یہ سلسلہ کچھ اتنا لمبا ہوا کہ رات کے بارہ بج گئے۔ سامعین نے کہا کہ آپ کی باتیں تو بڑی دلچسپ اور معلومات سے پر ہیں۔ مگر رات چونکہ زیادہ گذر چکی ہے اس لئے اگر مناسب ہو تو بقیہ مضمون کو کسی دوسری مجلس میں بیان فرمایا جائے۔ میں نے بھی ان کی تائید کی اور سلسلہ تقریر موقوف کر دیا مگر اس کے بعد مجھ پر نیند نے کچھ ایسا غلبہ کیا کہ میں عشاء کی نماز پڑھے بغیر ہی سو گیا۔ سوتے ہی میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت صاحب تشریف لائے ہیں اور مجھ سے فرماتے ہیں "آپ نے دعوت الی اللہ کی ہے اور یہ بات باعث مسرت ہے لیکن نماز عشاء کو سونے سے پہلے ادا کرنا چاہئے۔" چنانچہ میں نے فوراً اٹھ کر نماز ادا کی۔

(حیات قدسی جلد 2 ص 19)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ فجی

20- ستمبر1983ء

مرتبہ: یوسف سلیم ملک

جمعہ کی اہمیت

اس سوال پر کہ اگر کوئی احمدی بچہ سکول پڑھتا ہے اگر وہ تین جمعے متواتر جمعہ کی نماز پڑھنے نہ آئے تو کیا وہ کافر ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے آپ کو جو بات بتائی تھی اس کو آپ مدنظر رکھیں۔ رسول کریم ﷺ جب یہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تین جمعے اکٹھے چھوڑ دے وہ کافر ہو جاتا ہے تو اس سے جمعہ کی نماز کی اہمیت بتانا مقصود ہے کہ نماز جمعہ کتنی اہم چیز ہے اگر وہ متواتر تین جمعے چھوڑ دے تو اس کے دل کو زنگ لگ جاتا ہے اور یہ کفر اس قسم کا کفر نہیں جو رسول اللہ ﷺ کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ تمام علماء نے تحقیق کر کے کفر کی قسمیں بیان کی ہیں چنانچہ کفر دون کفر کا مسئلہ کتابوں میں بڑی کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ پرانے بزرگ علماء سب اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ کفر سے ایک مراد یہ ہے کہ کوئی خدا اور رسول کا منکر ہو جائے یہ سب سے بڑا کفر ہے اس سے چھوٹا کفر یہ ہے کہ منہ سے کچھ کہے اور عمل کچھ اور کرے یا کمزوریاں دکھائے تو یہ دوسری قسم کا کفر ہے جسے رسولؐ اللہ بیان فرما رہے ہیں اور اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم جمعہ کی نماز کی اہمیت سے انکار کر کے جمعہ میں شامل نہیں ہوتے تو تمہارے دل پر زنگ ضرور لگے گا۔

اگر کوئی آدمی کہے کہ میں نوکری پر ہوں اور وہاں سے جمعہ پر نہیں آسکتا یا بچہ کہے میں سکول جاتا ہوں اور جمعہ پر نہیں آسکتا تو اگر وہ دل میں غور کرے تو اندر سے جھوٹا ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب اپنا کام پڑے تو وہ چھٹیاں لے لیتا ہے اور جب خدا کا کام پڑے تو کہتا ہے نہیں میرا سکول ہے میرا بزنس ہے میرا فلاں کام ہے تو اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں وہ بات رکھ دی ہے کہ جب وہ چاہے فطرت میں ڈوبے تو اس کو جواب مل جائے گا کہ میں سچا ہوں یا جھوٹا ہوں۔ ایک طرف رسول اللہ ﷺ اتنا زور دے رہے ہوں دوسری طرف کسی کا بہانہ کرنا یہ تو مناسب نہیں ہے۔ اگر طالب علم سستیوں کی وجہ سے مار کھا لیتے ہیں تو دو بید اللہ میاں کی خاطر کھا لیا کریں۔ اول تو میں نے دیکھا ہے کہ یورپ میں جو لوگ اپنے مالکوں کو یہ بتا دیتے ہیں کہ ہمارا مذہبی تہوار ہے اور اس وقت ہمیں جمعہ کی نماز پہ جانا ہے تو وہ پورا تعاون کرتے ہیں۔ میں جب انگلستان پڑھتا تھا ہماری یونیورسٹی والے تعاون کیا کرتے تھے اس لئے اکثر جگہ تو مشکل پڑتی ہی کوئی نہیں۔ اب تو بعض ملکوں میں یہ طریق چل پڑا ہے کہ ایک شخص سارے دن کام میں سے اگر دو گھنٹے کسی وقت چھٹی لینا چاہے اور یہ کہے کہ میں بعد میں آکر یہ دو گھنٹے پورے کر دوں گا تو لوگ اجازت دے دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات کا خود انتظام فرما دیتا ہے۔ دوست تین جمعے نہ چھوڑا کریں۔ بالکل نہ چھوڑیں کیونکہ رسول اللہ کا یہ پیغام آپ کو مل گیا ہے اس لئے کفر کے دوسرے معنوں کی رو سے کوئی کافر ہو یا نہ ہو دل پر زنگ ضرور لگے گا۔ رسول اللہ کا ارشاد سن لینے کے باوجود سکول کی حاضری کو اولیت دینا اور جمعہ نہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

خدا کی خاطر قربانی کا اجر

حضرت صاحب نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ سکول یا کالج میں خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ علم حاصل کرتے ہیں، اپنے زور سے علم حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر خدا کی خاطر پڑھائی کا کچھ حرج بھی کرنا پڑے تو اللہ اس کی تلافی فرما دیتا ہے اور پڑھائی میں بہت زیادہ برکت ڈال دیتا ہے اگر اپنی خاطر پڑھائی کا حرج کریں تو پھر اللہ برکت ڈالنے کا ضامن نہیں ہے لیکن اس کی خاطر پڑھائی کچھ دیر تک چھوڑیں گے تو وہ ضرور برکت ڈالتا ہے میں اس کی ایک مثال دے کر اس حقیقت کو واضح کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان کے زمانے میں جب کبھی لاہور جایا کرتے تھے تو وہاں آپ احمدیہ ہوسٹل میں ٹھہر جایا کرتے تھے اور بعض دفعہ دو دو، تین تین ہفتے قیام فرماتے تھے اس دوران سارے احمدی طلبہ آپ کے اردگرد گھیرے ڈال کر بیٹھ جاتے تھے کوئی کالج سے ناغہ کر رہا ہے کوئی پڑھائی چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہے اور لگتا تھا کہ بظاہر پڑھائی کا سارا انظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ کئی سال اسی طرح گزر گئے۔ اگرچہ حضرت خلیفتہ المسیح الثانی کو بڑی توجہ رہتی تھی کہ احمدی طلبہ پڑھائی کی طرف بہت توجہ دیں لیکن خود بھی نہیں روکتے تھے اور طلبہ کو بھی مجالس میں بیٹھنے سے منع نہیں کرتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دن ایک لڑکے کے باپ نے اعتراض کر دیا اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ کے بچے ہیں آپ کو خود یہ احساس ہونا چاہئے تھا آپ لاہور میں بعض دفعہ مہینہ مہینہ احمدیہ ہوسٹل میں ٹھہرتے ہیں احمدی بچے آپ کی محبت کی وجہ سے کالج نہیں جاتے ان کی پڑھائی کا حرج ہوتا ہے یہ تو مناسب نہیں۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا اب میں وہاں نہیں ٹھہروں گا اور پھر کبھی وہاں نہیں ٹھہرے۔ چند سال کے بعد ایک خطبہ جمعہ میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ایک بات میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جن دنوں میں احمدیہ ہوسٹل میں ٹھہرا کرتا تھا ان دنوں احمدی طلبہ کے یہ نتیجے تھے جب سے میں نے وہاں ٹھہرنا چھوڑا ہے یہ نتیجے ہیں کہ اکثر لڑکے فیل یا تھرڈ ڈویژن میں پاس یا آوارہ ہو رہے ہیں جب میں وہاں ٹھہرا کرتا تھا نیک بھی زیادہ تھے اور پڑھائیوں میں بھی چوٹی کے تھے اس کی ایک تو یہ وجہ تھی کہ جو خدا کی خاطر وقت کی قربانی دیتا ہے خواہ وہ تعلیم کا حرج کرے یا کام کا حرج کرے، اللہ اس کا ضامن ہو جاتا ہے دوسرا یہ کہ اس کے علاوہ بھی اس میں ایک حکمت ہے حضرت خلیفہ المسیح الثانی جب احمدیہ ہوسٹل میں ٹھہرا کرتے تھے تو بچوں کے اندر آپ کی صحبت کی وجہ سے نیکی پیدا ہوتی تھی ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا تھا آوارگیاں کم ہوتی تھیں یا ہٹ جاتی تھیں۔ باقی لوگ سینما دیکھتے تھے اور ان کا امام جماعت کے پاس بیٹھے رہنے سے سینمابینی سے دل ہی اٹھ جاتا تھا وقت ضائع کرنے کی عادت ختم ہو جاتی تھی۔ مجالس میں دنیا کے علوم کی باتیں ہوتی تھیں۔ سنجیدہ علمی باتیں سن کر طلبہ کے علم میں اضافہ ہوتا تھا جب آپ چلے جاتے تھے تو طلبہ اپنا سارا وقت پڑھائی۔ میں خرچ کرتے تھے چونکہ خدا برکت ڈالتا ہے اس لئے حصول علم میں پہلے سے زیادہ ترقی کرتے تھے اور جب آپ نے احمدیہ ہوسٹل جانا چھوڑ دیا تو چونکہ نیک اثر پڑنا بند ہو گیا اس لئے رجحان آوارگی کی طرف ہو گیا جس طرح باقی کالج کے لڑکے تھے اسی طرح یہ بھی آوارہ ہونے شروع ہو گئے۔ نہ نیک رہے نہ پڑھائی رہی۔ وہی بات ہو گئی

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

تو اللہ کو ناراض کر کے جو پڑھائی آپ ڈھونڈنے جائیں گے وہ آپ کا وصال صنم ہے۔ نہ وصال صنم ہو گا نہ اللہ رہے گا نہ ادھر کے رہیں گے نہ ادھر کے رہیں گے اس لئے رسول کریم ﷺ کے ارشاد کو اہمیت دیں۔ اگر ہر جمعہ نہیں پڑھ سکتے تو ہر دوسرا جمعہ ضرور پڑھیں تین ناغے اکٹھے نہ کریں۔

عورتوں کا میک اپ اور وضو

خواتین کی طرف سے اس سوال پر کہ کیا نیل پالش اور لپ اسٹک وغیرہ کے ہوتے ہوئے وضو ہو جاتا ہے حضرت صاحب نے فرمایا ایسی حالت میں بھی وضو ہو جاتا ہے۔ وضو کا مقصد یہ ہے کہ جسم صاف ہو جائے جو گندگی لگی ہوئی ہے وہ دور ہو جائے۔ اگر تو لپ اسٹک کوئی گندی چیز ہے تو پھر تو وضو نہیں ہو گا پھر تو اس گند کو دور کرنا چاہئے لیکن اگر یہ اچھی چیز ہے خوشبودار ہے تو وہ وضو میں کس طرح حائل ہو سکتی ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ نیل پالش سے وضو نہیں ہوتا یا لپ اسٹک پر وضو نہیں ہوتا ان کے جسموں پر بعض دفعہ لپ اسٹک سے بھی کئی گنا زیادہ میل کی تہیں جمی ہوتی ہیں اس کے باوجود اگر ان کا وضو ہو جاتا ہے تو بیچاری باریک سی نیل پالش یا لپ اسٹک کی تہ سے کیوں نہیں ہو گا یہ سب جاہلانہ باتیں ہیں۔ وضو کا حکم محض توجہ دلانے کے لئے ہے کہ تمہیں خدا کے حضور پاک صاف ہو کر جانا چاہئے اور اس نیت سے جب آپ صاف پانی سے وضو کرتی ہیں اور گندگی جسم پر نہیں رہتی تو پھر وضو ہو جاتا ہے ہاں اگر پوڈر سرخی میں گند شامل ہو اور غلاظت ہو تو پھر وضو نہیں ہو گا پھر آپ کو میک اپ صاف کرنا پڑے گا تب وضو ہو گا۔

احمدی غریب کیوں ہیں

ایک دوست نے بڑا دلچسپ سوال کیا جس کا لب لباب یہ تھا کہ کاویتی لوگ عیسائی ہیں مگر بڑے امیر بھی ہیں احمدی صاحب ایمان ہیں لیکن غریب ہیں حالانکہ ان کو بدرجہ اولیٰ امیر ہونا چاہئے تھا۔ پس احمدی غریب کیوں ہیں اور عیسائی بہت زیادہ امیر کیوں ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ دنیا کی نعمتیں دے دیتا اور یہ خطرہ نہ ہوتا کہ انسان خدا کو بھول کر دنیا کا ہو کر رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے گھر ان کی چھتیں ان کے برتن ہر چیز سونے کی بنا دیتا، ان کو اتنا کچھ دیتا کہ کوئی حد ہی نہ رہتی۔ خدا نجومی نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ فطرت انسانی پر نظر رکھتا ہے اس لئے خدا کے انبیاء دنیا کی دولت دینے کی بجائے ان سے مانگنے آتے ہیں اور اتنا مانگتے ہیں کہ غریب آدمی بھی جنگلوں میں جا کر کلہاڑے پکڑ کر لکڑیاں کاٹ کر بیچتا اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر کے اپنے شوق پورے کرتا ہے۔ وہ ایسا کیوں کرتا ہے اس لئے کہ جو قوم خدا کی راہ میں پیسے دیتی ہے اس کو پیسے کی محبت ختم ہو جاتی ہے اس کے اندر عظمت کردار پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ وہ اس قابل ہو جاتی ہے کہ دنیا کی باگ ڈور اس کے سپرد کی جائے اور دنیا کے لئے وہ رحمت بن جائے۔ اگر ایمان لانے پر خدا پیسے دیتا تو کیا آپ کا خیال ہے کہ صرف آپ ہی ایمان لاتے۔ سکھ ہندو، زرتشتی، کرسچین، لامذہب بدمذہب لوگ پیسہ بٹتا دیکھتے تو آپ کو دھکے دے کر آگے ہو جاتے۔ آپ تو جسم کے کمزور ہیں اور کاویتی میں نے بڑے مضبوط جسم کے دیکھے ہیں انہوں نے کہاں آپ کو قریب پھٹکنے دینا تھا آپ پھر بھی غریب کے غریب ہی رہتے۔ آپ کے مقدر میں تو پھر بھی غربت ہی رہتی۔ خدا نے آپ کو جو روحانی دولت عطا فرمائی ہے اس پر آپ شکر کیوں نہیں کرتے۔ یہ سوچیں کہ دنیا میں کچھ غریب ایسے ہیں کہ نہ ان کے پاس دنیا ہے اور نہ دین۔ نہ یہ زندگی ان کی بنی نہ اگلی زندگی بنی۔ اللہ نے آپ پر اتنا احسان فرمایا کہ اس دنیا کے چند دن غریب بھی رہیں تو مرنے کے بعد ہمیشہ کی دولتیں آپ کو عطا کر دیں وعدہ کیا کہ میں تمہاری اگلی زندگی خراب نہیں ہونے دوں گا تو یہ خدا کا فضل اور بہت بڑی نعمت نہیں تو اور کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبیداللہ علیم - کچھ اور یادیں

حسن خلق

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

اس زمانہ کے عظیم شاعر محترم عبیداللہ علیم مرحوم کو مجھے سب سے پہلے قریب سے سننے کا موقعہ ملا محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب مرحوم کے مکان پر۔ انکی وہ نظم جس میں آتا ہے "اصل خزانہ گھر میں ہے" دل و دماغ پر ایسی چھائی کہ بھلائے نہیں بھولتی۔ امامت سے والہانہ وابستگی ان کا نمایاں وصف تھا۔

اس کے بعد 1986ء میں جب خاکسار کو U.K. کے جلسہ کے لئے لندن جانے کا موقعہ ملا تو ایک ہال میں محترم علیم صاحب زینت مشاعرہ تھے۔ میرے وہاں اچانک پہنچنے پر آنمکرم نے مجھے بھی کلام پیش کرنے کی دعوت دی۔ اس دعوت میں مرکز کا احترام اتنا نمایاں تھا کہ میں نادم ہو رہا تھا اور وہ بدستور دعوت دیئے جا رہے تھے۔ آخر معذرت یوں قبول ہوئی کہ بندہ کے پاس کوئی بیاض وغیرہ نہ تھی اور زبانی کچھ یاد نہ تھا۔ اس موقعہ پر بھی مجھے ان کے حسن خلق نے بہت متاثر کیا۔ شاعروں میں جو عام محاورہ ہوتا ہے۔ "مشاعرہ لوٹنا" وہ بھی محترم علیم صاحب کے حصہ میں تھا۔

تیسری قریبی ملاقات قادیان دارالامان میں نصیب ہوئی۔ بیت اقصیٰ میں مشاعرہ ہوا۔ اور حضرت امیر صاحب مقامی نے خاکسار کو صدارت کے فرائض سونپ دیئے۔ اس دوران محترم علیم صاحب کی حاضر جوابی بھی دیکھی۔ ایک دوست نے محترم علیم صاحب کو مذاقاً کہا کہ آپ کی زلفیں تو شاعروں والی معلوم ہوتی ہیں۔ تو انہوں نے برجستہ جواب دیا "اور آپ کا گنج سامعین والا لگتا ہے" اس پر ایک قہقہہ بلند ہوا۔ اس مشاعرہ میں پھر ان کے حسن خلق اور احترام مرکز کا اظہار ہوا۔

محترم علیم صاحب کی عظمت کلام کے پیش نظر میں نے چاہا کہ آخر میں وہی اپنا کلام سنائیں۔ لیکن وہ اس پر راضی نہ ہوئے اور باصرار خاکسار کو ہی آخری شاعر کے طور پر پسند فرمایا۔

افسوس وہ آج ہم میں موجود نہیں۔ لیکن ان کا حقیقت افروز کلام اور متبسم چہرے کے ساتھ شیریں گفتاری ہمیشہ یاد رہے گی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے ہوئے انہیں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات کی بلندی سے نوازے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

ادب کا سلیقہ

محترم قمر احمد عامر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

ایک مرتبہ (غالباً مشاورت کے بعد) 2-4-95 کی بات ہے میں نے مکرم علیم صاحب کو دارالضیافت میں دیکھا میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں ان سے آٹوگراف کے طور پر انکا ایک شعر لکھواؤں۔ میرے پاس کوئی کاپی تو تھی نہیں میں نے ادھر ادھر دیکھا تو مجھے کتابوں کا ایک سٹال لگا ہوا نظر آیا میں نے فوراً وہاں سے ایک "درعدن" خریدی اور علیم صاحب کے پیچھے ہو لیا وہ اس وقت اپنے دوستوں کو جو غالباً غیر احمدی تھے دارالضیافت کا کھانا پکانے کا نظام دکھا رہے تھے۔ میں نے درعدن ان کے سامنے کرتے ہوئے عرض کی کہ آپ اپنا کوئی شعر اس پر لکھ دیں۔ انہوں نے مجھ سے درعدن لی اور اس پر تحریر کرنا شروع کیا۔

"پیارے قمر احمد کے لئے

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے شعری مجموعے پر اپنا شعر لکھنا بے ادبی ہے۔ اللہ تمہیں یہ کلام پڑھنے اور محسوس کرنے کی توفیق دے۔

محبتوں کے ساتھ\
عبیداللہ علیم\
2-4-95

میں نے جب یہ تحریر پڑھی تو حیران رہ گیا کہ اس شخص کی کتنی گہرائی تک نظر گئی ہے اور میرے دل میں انکی عظمت اور بھی بڑھ گئی اور یہ سوچنے لگا کہ وہ کس قدر حضرت مسیح موعود اور بزرگان کا ادب کرتے ہیں۔

تب میرے دل میں ان سے انکا شعر لکھوانے کی خواہش اور بڑھی اور میں نے جیب سے اپنی ٹیلی فون والی ڈائری نکالی اور اس کے ایک صفحے پر آٹوگراف دینے کے لئے کہا تو انہوں نے یہ شعر لکھا۔

عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے\
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے

الغرض وہ عظیم انسان تھے اور ایسی شخصیت تھے کہ جنہیں دنیا کبھی بھلا نہ سکے گی۔ خدا تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنے قرب میں رکھے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

پاکستانی نئی نسل کا ایک نمائندہ شاعر

جاوید زیدی ہیوسٹن سے "پاکستان لنک" میں مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

اندر بھی زمیں کے روشنی ہو\
مٹی میں چراغ رکھ دیا ہے

عبیداللہ علیم مرحوم، پاکستانی نئی نسل کے نمائندہ شاعر تھے۔ انہوں نے ادب لابیوں سے ہٹ کر جوہر اصل کی بنیاد پر حلقہ ادب میں اپنا ایک مقام پیدا کیا اور ساتھ ساتھ نئی نسل کے شعراء میں خودداری اور ضمیر کی آواز کو زندہ رکھنے کا حوصلہ بھی بیدار کیا۔ جگر اور میر کے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والا یہ باغی جوان شاعر، مذہب عشق کا سخت کافر نکلا۔ غزل میں روایت اور بغاوت کا حسین امتزاج لئے، اپنے بلاخیز پر سوز ترنم سے باذوق ادبی حلقوں میں اپنا گھر، عوام کے دلوں میں بناتا گیا، اور جب بھی کسی محفل شعر میں، گو کم کم، علیم کو سننے کا اعزاز حاصل ہوا تو اس کے لہجے پر میر کا یہ شعر بے ساختہ یاد آجاتا۔

میں جو بولا کہا کہ یہ آواز\
اسی خانہ خراب کی سی ہے!

میر کا یہ چاہنے والا، میر کی محبت میں اس حد تک بڑھا کہ جب اس نے زمین شعر سے آسمان ادب کو چھونے کی کوشش کی، تو رسوائیوں نے اس کے دامن نظم کو یوں چھو لیا۔

پہلا شاعر میر ہوا اور اس کے بعد ہوں میں

یا

ملتا جلتا تھا حال میر کے ساتھ\
میں بھی زندہ رہا ضمیر کے ساتھ

میراث میر تقی کا یہ دعویدار گو میر کے لہجے میں اپنے ہی ایک ساتھی جون ایلا اور ناصر کاظمی کی صف میں تو نہ آسکا، لیکن نئی نسل کے لئے خودداری اور ضمیر کا سیمبل سا بن گیا۔

ابھی خرید لیں دنیا کہاں کی مہنگی ہے\
مگر ضمیر کا سودا برا سا لگتا ہے!

"چاند چہرہ ستارہ آنکھیں" جنوری 1974ء سے، "ویران سرائے کا دیا" جولائی 1986ء تک، علیم کی شاعری کا سفر آشوب ذات کا سفر بھی ہے۔ جس کرب اور عذاب سے یہ شاعر جو اں سال گزرتا رہا، سچے جذبوں اور اپنے خوابوں کو نظم کرتا رہا۔

مرے خدایا میں زندگی کے عذاب لکھوں کہ خواب لکھوں

یا

وہ میں کس کے نام لکھوں جو الم گزر رہے ہیں\
اور ایک شام وحشت ناکام جنوں جب گھر لوٹا تو اس سچائی کو یوں نظم کیا۔

کیا سوانگ بھرے روٹی کے لئے عزت کے لئے شہرت کے لئے\
سنو شام ہوئی اب گھر کو چلو کوئی شخص اکیلا گھر میں ہے

اور کہیں ایسی تلخ حقیقتوں کو بھی بے نقاب کیا ہے۔

پاتال کے دکھ وہ کیا جانیں جو سطح پہ ہیں ملنے والے\
ہیں ایک حوالہ دوست مرے اور ایک حوالہ گھر میں ہے

ماحول میں کثافتیں بڑھیں تو اس کے اثرات زندگی اور ادبی حلقوں میں بھی مرتب ہونے لگے اور علیم کے اندر کا شاعر کرب احساس سے پکار اٹھا۔

نہ صاحبانِ جنوں ہیں نہ اہل کشف و کمال\
ہمارے عہد میں آئیں کثافتیں کیسی

یہ دورِ بے ہنراں ہے بچا رکھو خود کو\
یہاں صداقتیں کیسی کرامتیں کیسی

اور حسن و عشق کا یہ شیدائی، اپنے عمر کی ابتدائی منازل میں ہی دشت جنوں سے آبلہ پا گزرتا ہوا آخر کار اس نتیجے پر پہنچتا ہے۔

نہیں کہ حسن ہی نیرنگیوں میں طاق نہیں\
جنوں بھی کھیل رہا ہے سیاستیں کیسی

کراچی 1978ء میں بصیر اشرف، جمیل نقش، عبیداللہ بیگ اور جاوید جبار کے ساتھ ایڈورٹائزنگ کی دنیا میں ان سے متعارف ہوا اور پھر اچانک امریکہ میں جون 1987ء ڈیٹرائٹ مشیگن میں، پھر سے ملے تو بے حد مسرت ہوئی۔ وہ ہمیں شاعر دیکھ کر اسی قدر حیران ہوئے جس قدر خوش ہم ان سے مل کر ہوئے تھے۔ پھر کئی شعری نشستوں میں برادرم ڈاکٹر عروج اختر زیدی کے ساتھ مشاعروں میں ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔ لیکن میرے شعور میں کہیں دور تک بھی یہ بات نہ آئی کہ ان سے یہ میری آخری ملاقاتیں ثابت ہوں گی۔ مگر حیرت کیوں، خود علیم بھائی کا ایک سچا شعر ہے۔

ہوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ ہیں ہم\
جو بجھ گئے تو ہوا سے شکایتیں کیسی

(پاکستان لنک۔ 19۔ جون 1998ء)

روزنامہ نوائے وقت 22۔ مئی 1998ء میں ادبی کالم نگار اعزاز احمد آذر نے اپنے کالم میں لکھا، عنوان ہے، "عبیداللہ علیم۔ جو بجھ گئے تو ہوا سے شکایتیں کیسی"۔

"عبیداللہ علیم بھی چلے گئے۔ ایک خوش فکر اور خوش کلام شاعر اٹھ گیا۔ وہ بلاشبہ مشاعروں، پبلک مشاعروں کا پسندیدہ شاعر تھا۔ مشاعرہ پڑھتے ہوئے گویا اس کے انگ انگ سے شعر پھوٹتے تھے۔ زندگی کی رومانویت پسندی اس کی شاعری کا طرۂ امتیاز تھا۔ وہ اپنے شعر، اپنی ذات، اور اپنے نظریہ فن سے محبت کرنے والا شاعر تھا۔ اور یہ اسی محبت میں طرز احساس کی نزاکت تھی کہ جہاں نظریئے کا سوال آگیا اس نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ کوئی مصلحت اور کسی بھی نوع کی مصلحت اس کے آڑے نہ آسکی۔ اس نے کہا تھا کہ،

کوئی عزیز نہیں ماسوائے ذات ہمیں\
اگر ہوا ہے تو یوں جیسے زندگانی ہوئی

عبیداللہ علیم بلاشبہ محبت کا شاعر تھا۔ وہ زندگی کے ہمہ جہت پہلوؤں کو محبتوں ہی کے حوالے سے دیکھتا تھا۔ وہ زندگی کے تخلیقی پہلو کو انکشاف ذات سے تعبیر کرتا تھا بالکل اس طرح جس طرح روحوں میں رچ بس جانے والی خوشبو گلاب کے پھول کا انکشاف ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ خوشبو فضاؤں میں گھلتی رہتی ہے۔ آپ چاہیں تو اس کے شریک ہو جائیں۔ گلاب کی خوشبو آپ کی نیازمند نہیں۔ مگر گلاب کا پودا فطرت کا اور آپ کا نیازمند ہے کہ اسے اگنے کے لئے زمین پانی اور روشنی بہرحال چاہئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر کے لئے چوہدری ظفر اللہ خان کی خدمات

سلامتی کونسل میں تنازعہ کشمیر کا ابتدائی باب

جناب قطب الدین عزیز کا مضمون بعنوان

کشمیر کا مسئلہ اور بھارت کی ہٹ دھرمی

روزنامہ جنگ لاہور 14- اگست 98ء کی اشاعت خاص میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اقوام متحدہ کے ریکارڈ کی مدد سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کشمیر کے متعلق خدمات اور معرکۃ الآراء تقاریر کا ذکر کیا ہے۔ یہ مضمون معاصر جنگ کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کی عالی شان عمارت میں ایک شاندار لائبریری ہے جس میں لاکھوں کتابیں' عالمی ادارہ اور اس کی ایجنسیوں کے ریکارڈ اور نادر دستاویزات سینکڑوں الماریوں میں مجتمع ہیں۔ اس لائبریری میں پچاس سالہ تنازع کشمیر کی خوں چکاں داستان بھی موجود ہے۔ سلامتی کونسل میں جنوری 1948ء سے کشمیر کے بارے میں اجلاسوں کی مکمل روداد' بھارت اور پاکستان کے مندوبین میں تقریری معرکے' سیکرٹری جنرل کی کشمیر پر رپورٹیں 'کشمیر کے لئے کمیشنوں اور کمیٹیوں کی سفارشات اور کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کے مراسلے کشمیر کیس کی درجنوں جلدوں میں محفوظ ہیں۔ کشمیر پر ان موٹی موٹی دستاویزات کا اتنا زیادہ استعمال ہوتا ہے کہ طبع شدہ جلدوں کے بعض اوراق گھس گئے ہیں۔ گذشتہ ماہ 1948ء کے سال کی جلد اول کا مطالعہ کرتے ہوئے مجھے بعض "زخم خوردہ" صفحات کو دیکھ کر رحم آیا اور میں نے کتب خانہ کے اسٹاف کی اس سانحے کی طرف توجہ دلائی جس نے سرعت کے ساتھ "مرمت" کا کام کر دیا۔ اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر کے حرف اول کا ریکارڈ اسی بنیادی جلد میں قلم بند ہے اور پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان اور بھارت کے نمائندہ گوپالا سوامی آئنگر کے درمیان جو تقریری معرکے ہوئے ان کی لفظ بہ لفظ تفصیل انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں موجود ہے۔

مقدمہ کشمیر کی ان اہم ابتدائی جلدوں میں مجھے اس مسئلہ کے بارے میں کچھ ایسے گوشے ملے جن کے متعلق پاکستان میں تاریخی مواد کافی نہیں ملتا۔ بھارت کے حکمران دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کو مسئلہ کشمیر کو ایک بین الاقوامی مسئلہ نہیں بنانے دیں گے اور اس پر بات چیت 1972ء والے شملہ معاہدے کے ماتحت دو طرفہ بلا بیرونی شرکت کے ہو سکتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خود بھارتی حکومت نے یکم جنوری 1948ء کو تنازع کشمیر کو سلامتی کونسل کی گود میں ڈال کر ایک بین الاقوامی مسئلہ بنا دیا اور یہ عالمی ادارہ اس کے حل کے لئے فریق بن گیا۔ اقوام متحدہ کے دستور اور بین الاقوامی قانون کے تحت ریاست جموں و کشمیر کی حیثیت متنازعہ ہے اور 1948ء سے اقوام متحدہ نے بھارت اور پاکستان کے درمیان جو جنگ بندی دونوں کی مرضی سے نافذ کی اس کے استقرار اور نگہداشت کا کام عالمی ادارہ اپنے فوجی مبصروں کے ذریعے اس وقت سے کر رہا ہے۔ ہر سال ستمبر میں سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو پیش کی جانے والی ادارے کی سالانہ رپورٹ میں کشمیر کی صورت حال کو شامل کرتے ہیں۔ دو سال قبل سلامتی کونسل نے تنازعات کے بارے میں ایک طریق کار وضع کیا اور غلطی سے کشمیر کے مسئلہ کو سلامتی کونسل کے نامکمل ایجنڈے سے حذف کر دیا گیا لیکن حکومت پاکستان کے اصرار پر اس کو دوبارہ سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کر لیا گیا۔ مئی 1998ء کے بھارت اور پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے بعد سے مسئلہ پھر سلامتی کونسل کے ایوان میں گونج رہا ہے۔

تاریخی دستاویزات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ نوزائیدہ بھارتی حکومت کے پہلے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اپنی کابینہ اور اپنے انگریز گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی اجازت سے بذریعہ تار پاکستان کے خلاف کشمیر میں جارحیت کی شکایت اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو لیک سکیس نیویارک ارسال کی۔ بھارت کی شکایت کا برقیہ سیکرٹری جنرل ٹرگوی لی کو نیویارک میں یکم جنوری 1948ء کی صبح کو ملا۔ عالمی ادارے کا عملہ سال نو کی خوشیوں میں لگا ہوا تھا۔ بھارت نے اقوام متحدہ کے منشور کے آرٹیکل 35 کا سہارا لیا جو عالمی امن کے لئے ایک بڑے خطرے کی نشان دہی کرتا ہے۔ سیکرٹری جنرل کے نائب نے سلامتی کونسل کے صدر سے رابطہ کیا اور بھارتی مراسلے کی نقل دستور کے تحت کارروائی کے لئے ارسال کر دی۔

ریاست جموں اور کشمیر اس وقت خون آشام جنگ کی لپیٹ میں تھی جس کی آگ خود بھارت نے لگائی تھی۔ 27- اکتوبر 1947ء کو علی الصبح بھارتی حکومت نے سو طیاروں کے ذریعے پانچ ہزار بھارتی فوجی اور مہلک ترین اسلحہ سری نگر ایئرپورٹ پر ریاست پر قبضے کے لئے اتار دیا تھا اور شراب کے رسیا مہاراجہ ہری سنگھ سے بھارت سے الحاق کے مشکوک خط پر دستخط حاصل کرائے تھے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ سب فراڈ تھا اور دستاویز الحاق جعلی تھی۔ بھارت کی اس جنگی کارروائی کی کمان بھارت کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے خود کی۔

انہوں نے اپنی رام کہانی میں دعویٰ کیا کہ نہرو اور پٹیل نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ دوسری جنگ عظیم کے ایک فاتح ایڈمرل کے ناتے سے کشمیر مہم کی کمان کریں کیونکہ نہرو اور پٹیل کو فن جنگ کا تجربہ نہ تھا۔

اقوام متحدہ میں بھارتی مندوب مسٹر پی پلائے نے سیکرٹری جنرل سے اور ان کے عملے سے 2- جنوری 1948ء کو رابطہ کیا اور سلامتی کونسل کی جانب سے جلد کارروائی کا مطالبہ کیا اور ان کا اصرار تھا کہ کونسل ہفتے کو بھی غور و خوض کرے۔ جو تعطیل کا دن تھا اور اسٹاف کو "اوور ٹائم" دینا پڑتا تھا۔ سلامتی کونسل کے صدر نے اراکین سے مشورہ کے بعد 6- جنوری کو اجلاس بلایا اور بھارتی تار کی نقول بھارت اور پاکستان کے مندوبین کو ارسال کرائیں۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر' مرزا ابوالحسن اصفہانی عالمی ادارے میں پاکستان کی نمائندگی بھی کر رہے تھے۔ انہوں نے منگل کے دن سلامتی کونسل کو بتایا کہ حکومت پاکستان تنازع کشمیر کے بارے میں جواب دعویٰ کے لئے اپنے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان کو جلد از جلد بھیج رہی ہے۔ مگر اس میں ایک ہفتے کی تاخیر ہوگی کیونکہ وہ رنگون میں برما کے جشن آزادی میں پاکستان کی نمائندگی کر رہے ہیں اور واپسی پر فوراً نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔ موسم کی خرابی کے باعث فضائی سفر میں تاخیر ہو سکتی ہے اس لئے سلامتی کونسل ایک ہفتے کے لئے بحث کو مؤخر کر دے۔

بھارتی حکومت کوشاں تھی کہ یہ سلامتی کونسل بلا سر ظفر اللہ کے جواب دعویٰ کے پاکستان کے خلاف جارحیت کے الزام میں تادیبی کارروائی شروع کر دے۔ پنڈت نہرو سر ظفر اللہ کی قانونی مہارت اور موثر خطابت سے واقف تھے اور ان کو خوف تھا کہ سلامتی کونسل میں سر ظفر اللہ کے خطاب کے باعث بھارتی سازش ناکام ہو جائے گی۔ مسٹر اصفہانی نے 8- جنوری 1948ء کو قائد اعظم محمد علی جناح کو نیویارک سے ایک خط میں سلامتی کونسل کے منگل والے اجلاس کی تفصیل ارسال کی۔ کونسل نے سر ظفر اللہ خان کی نیویارک میں آمد تک اجلاس ملتوی کر دیا۔ بھارتی مندوب اس عمل پر خوش نہ تھے۔ اس عرصہ میں بھارتی حکومت نے ایک سرکاری ماہر قانون گوپالا سوامی آئنگر کو سلامتی کونسل میں بھارتی نالش پیش کرنے اور سر ظفر اللہ سے مقابلے کے لئے روانہ کیا۔ سر ظفر اللہ 1941ء سے 1947ء تک ہندوستان کی فیڈرل کورٹ کے جج رہ چکے تھے۔ انہوں نے نیویارک میں آمد کے ساتھ ہی بھارتی شکایت کا مطالعہ کیا' جواب دعویٰ کے نوٹس بنائے اور سلامتی کونسل کے اجلاسوں میں 15- جنوری سے شریک ہو گئے۔ گوپالا سوامی آئنگر نے بھارتی کیس پیش کیا۔ سرحد کے قبائل اور پاکستان پر جھوٹے الزامات لگائے' پاکستان میں سکھوں اور ہندوؤں پر مظالم کی من گھڑت کہانیاں سنائیں اور ریاست جموں و کشمیر میں ہندو ڈوگرہ حکومت کے خلاف عوام کی بغاوت کو پاکستان کی سازش اور جارحیت بتایا۔ 16- اور 17- جنوری کے اجلاسوں میں سر ظفر اللہ خان نے پانچ گھنٹے کی جواب دعویٰ کی زبردست تقریر میں بھارت کے الزامات کی دھجیاں بکھیر دیں۔ ان کی اس تقریر کے بارے میں سفیر پاکستان اصفہانی صاحب نے گورنر جنرل پاکستان قائد اعظم کو اپنے خط مورخہ 22- جنوری 1948ء میں ان الفاظ میں مطلع کیا۔

"ہم سلامتی کونسل کی کارروائی میں مشغول ہیں۔ ہم حکومت کو اس بارے میں پوری اطلاعات دے رہے ہیں بھارت اپنی ہٹ دھرمی پر اڑا ہوا ہے۔ انشاء اللہ بھارت کو سخت ترین سبق ملے گا۔ ظفر اللہ خان اس کام میں ان تھک محنت کر رہے ہیں۔ سلامتی کونسل کے سامنے پاکستان کے موقف کو انہوں نے شاندار طریقے سے پیش کیا اور بھارتی مندوبین سے اجلاسوں میں ان کی گفتگو ہمارے لئے فہم اور تدبر کا بہترین مظاہرہ ہوتی ہے۔ بھارت کے اعلیٰ ترین نمائندوں کو وہ بحث میں شکست فاش دیتے ہیں۔ بھارت نے تعطل پیدا کرایا ہے۔ آج سلامتی کونسل کا کشمیر کے بارے میں پھر اجلاس ہے۔"

نرم ترکی ٹوپی سر پر اور انگریزی سوٹ میں ملبوس سر ظفر اللہ خان نے سلامتی کونسل میں اپنی تقریروں اور قانونی مہارت کے ذریعے اپنی قابلیت کا سکہ جما دیا تھا۔ برطانیہ کا مندوب اس امر سے واقف تھا کہ سر ظفر اللہ 41-1939ء میں وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کے وزیر قانون رہ چکے تھے۔ اور برطانوی ماہرین قانون ان کی عزت کرتے تھے۔ شام کا نمائندہ فارس الخوزی پاکستان کا حامی تھا۔ بھارت نواز جنرل چیانگ کائی شیک چینی نمائندہ ڈاکٹر سیانگ بھی سر ظفر اللہ سے مرعوب تھا لیکن دوست بھارت کا تھا۔

سلامتی کونسل میں پانچ گھنٹے کے خطاب میں سر ظفر اللہ نے برصغیر میں برطانوی اقتدار کے اختتام پر 14- اور 15- اگست 1947ء کو پاکستان اور بھارت کی آزاد مملکتوں کے قیام کی تاریخ بیان کی اور تقسیم ہند کے آئینی طریقہ کار کا تفصیل کے ساتھ تذکرہ کیا۔ ریاستوں کی آئینی حیثیت کی وضاحت کی اور کشمیر کو ہڑپ کرنے کے لئے بھارتی سازشوں کو بے نقاب کیا۔ پاکستان کے بعض شہروں میں جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے' ان کی وجوہات بیان کیں اور حکومت پاکستان نے اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے جو سعی کی اس کی تفاصیل سلامتی کونسل کو دیں۔ جموں و کشمیر میں ڈوگرہ حکومت نے مسلمان اکثریت پر جو وحشت ناک مظالم ڈھائے' ان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ ان کی طویل تقریر میں سب سے اہم وہ دل ہلا دینے والی تفاصیل تھیں جو انہوں نے مشرقی پنجاب اور سکھ حکمرانوں کی ریاستوں میں بھارتی حکومت کی ایماء سے مسلمان اقلیت پر مظالم کے بارے میں پیش کیں۔ تقسیم ہند سے قبل اس علاقے میں مسلمانوں کی آبادی ساٹھ لاکھ سے زیادہ تھی۔ لیکن اگست اور ستمبر 1947ء میں مسلم کش فسادات (جن کے لئے بھارتی حکومت نے شہ دی) کے باعث مسلمانوں کی تعداد پندرہ ہزار سے بھی کم رہ گئی۔ سر ظفر اللہ کی تقریر میں زیادہ وزن اور حقیقت پسندی تھی کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے قتل عام کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارے میں ولایت کے اخبارات اور ان کے برطانوی نامہ نگاروں کی عینی شہادت پر مبنی رپورتاژ کی تفاصیل سلامتی کونسل میں بیان کیں۔ سر ظفراللہ کے مطابق مشرقی پنجاب کی ریاست پٹیالہ میں سکھ مہاراجہ (جن کا سردار پٹیل سے مسلم کشی کے لئے گٹھ جوڑ تھا) کے حکم پر ریاستی فوج اور پولیس نے مسلمانوں کے قتل عام کی خون آشام مہم 9- اگست 1947ء کو شروع کی اور چند دنوں میں مسلم کش فسادات کی آگ فرید کوٹ' نابھ' جیند اور مشرقی پنجاب کے ہر ضلع میں پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ہی دہلی کے قریب بھرت پور' الور اور گوالیار کی ہندو حکمران ریاستوں میں مسلم کش فسادات پولیس اور فوج کی مدد سے شروع کرائے گئے۔

سر ظفراللہ نے سلامتی کونسل کو بتایا کہ ریاست کپور تھلہ میں دو لاکھ پینتیس ہزار مسلمان آباد تھے۔ مسلم کش فسادات کے باعث اب وہاں صرف دو مسلمان باقی ہیں۔ ہندو اور سکھ جتھوں کو سرکاری اسلحہ بانٹا گیا اور پولیس اور ہندو فوج نے ان شرپسندوں کی مدد دی۔ ان سکھ اور ہندو ریاستوں کے مقابلے میں مشرقی پنجاب کی ایک مسلمان حکمران والی ریاست مالیر کوٹلہ تھی۔ نواب مسلمان تھا لیکن آبادی میں اکثریت غیر مسلموں کی تھی۔ اس ریاست میں ایک بھی فرقہ وارانہ فساد نہ ہوا کیونکہ مسلمان حکمران نے حفاظتی اقدامات کر لئے تھے۔ مشرقی پنجاب میں مسلم کش فسادات کی تفاصیل جو سر ظفراللہ نے سلامتی کونسل میں پیش کیں وہ دل ہلا دینے والی تھیں۔ لندن ٹائمز کے انگریز نامہ نگار نے مشرقی پنجاب کے فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا اور اس کی لرزہ خیز رپورٹ 25- اگست 1947ء کو لندن ٹائمز میں شائع ہوئی۔ اس نے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے قتل عام کی جو رپورٹ عینی مشاہدے کی بناء پر لکھی سر ظفراللہ نے اس کو حرف بہ حرف سلامتی کونسل کو سنایا۔ کونسل کے اراکین پر اس کا بڑا اثر ہوا۔ برطانوی نامہ نگار کا کہنا تھا کہ مسلم کش فسادات کی بربریت اور خون آشامی دوسری جنگ عظیم کی قتل و غارت گری سے زیادہ تھی اور سب سے زیادہ جانی و مالی نقصان مسلمانون کا ہوا۔

سر ظفراللہ نے سلامتی کونسل میں انکشاف کیا کہ تقسیم ہند کے معاہدے کے تحت دہلی میں حکومت پاکستان کو برطانوی ہند کی حکومت کے سرکاری ریکارڈ کی نقول تقسیم سے چند دن قبل دی گئیں اور ان کو اسپیشل ٹرینوں کے ذریعے پاکستان روانہ کر دیا گیا۔ 9- اگست 1947ء کو اسپیشل ٹرین یہ سرکاری ریکارڈ لے کر دہلی سے لاہور کے لئے روانہ ہوئی۔ ریاست پٹیالیہ کے علاقے میں اس ٹرین کو بارود کے ذریعہ اڑا دیا گیا۔ اس واقعے کے بعد ایک درجن اور ٹرینوں کو بارود سے اڑانے کی کوشش کی گئی اور بعض کو بڑا نقصان ہوا۔ ان واقعات کے بعد اسپیشل ٹرین سروس معطل کر دی گئی۔ مسلمان مہاجرین کی ٹرینوں پر حملے ہوئے اور ہزارہا کو بے دردی سے شہید کیا گیا۔ اس صورتحال کے بعد قیام پاکستان کے ساتھ ہی حکومت پاکستان کے متعدد دفاتر کو کراچی میں وقت پر نہ کھولا جا سکا کیونکہ برطانوی حکومت سے حاصل کردہ اہم ریکارڈ ان اسپیشل ٹرینوں میں تھا جن کو ایک منظم مسلم کش سازش کے تحت مشرقی پنجاب کے فساد زدہ علاقوں میں تباہ کر دیا گیا تھا۔ مسلمان عملہ بھی ان ٹرینوں میں مسلم کش عناصر کے حملوں کے باعث لاپتہ تھا یا تتّر بتّر ہو گیا تھا۔

سلامتی کونسل کے اراکین پر سر ظفراللہ کی خطابت کا اس وقت اور زیادہ اثر ہوا جب انہوں نے مشرقی پنجاب میں اپنے آبائی گاؤں اور گھر کے لوٹے جانے کی دل سوز روداد سنائی۔ ان کے آبائی علاقے میں مسلم کش فساد اس وقت کرایا گیا جب وہ ستمبر 1947ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کر رہے تھے۔ سر ظفراللہ نے سلامتی کونسل کو فی البدیہہ انگریزی میں بتایا' میرا ایک آبائی گھر تھا۔ اب وہ نہیں ہے۔ اس کو لوٹا گیا جب میں اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندہ کر رہا تھا۔ میرے پاس ان مسلم کش حملوں کی تفاصیل ہیں جو میرے آبائی علاقے اور قرب و جوار کے گاؤں اور شہروں میں کروائے گئے۔ منتخب شدہ مسلم گاؤں میں سب سے پہلے مسلح پولیس آ کر ہر مسلمان گھر کی اسلحہ کے لئے تلاشی لیتی تھی۔ لائسنس یافتہ اسلحہ بھی ضبط کر لیا جاتا تھا اور مسلمانوں کو نہتا کر دیا جاتا۔ مسلح سکھ جتھوں کو پولیس کی جانب سے اشارہ دیا جاتا کہ وہ مسلمان بستی پر رات یا علی الصبح حملہ کر دیں۔ اگر مسلمانوں نے اپنا دفاع کیا تو پولیس آ کر ان پر فائرنگ کرتی تھی۔ اس طرح ہر گاؤں اور شہر میں مسلمان آبادی کو ختم کیا گیا۔ جب میرے مکان کو لوٹا گیا تو انگریزی اخباروں میں اس کی خبر شائع ہوئی۔ اقوام متحدہ میں بھی اس خبر کی گونج سنی گئی۔ بھارتی وفد کے بعض اراکین نے مجھ سے ہمدردی کی۔ بھارتی وفد کی سربراہ مسز وجے لکشمی پنڈت نے دہلی میں اپنے بھائی وزیراعظم نہرو کو اس واقعے کی اطلاع دی۔ تین دن بعد بھارتی وفد کے ایک رکن نے مجھ سے کہا کہ ان کو بھارتی حکومت سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ میرا مکان اور علاقہ محفوظ رہا۔ یہ ہے بھارتی حکومت کا طریقہ تفتیش اور اس طرح وہ ہماری اطلاعات کو غلط بتاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مشرقی پنجاب کے اس شہر کی پندرہ ہزار کی آبادی میں تیرہ ہزار مسلمان تھے۔ اب وہاں صرف تین سو مسلمان ہیں جو دو مسجدوں اور ایک مسلم قبرستان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ دو سو مسلمانوں کو کرفیو کی تاریکی میں پولیس اور اس کے ایجنٹوں نے رات میں قتل کر دیا۔ مکان کو لوٹا اور جلا دیا گیا۔ میرا مکان بھی اب باقی نہیں ہے"

مشرقی پنجاب کے شہروں اور دیہات اور ریاستوں میں مسلمان بستیوں کو لوٹنے اور جلانے اور ہزارہا مسلمانوں کو ایک منظم سازش کے تحت شہید کرنے کی تفصیلات پیش کرنے کے بعد سر ظفراللہ نے دہلی کے شہر میں مسلمانوں پر جو قیامت ٹوٹی اس کا تذکرہ کیا۔

"مسلمانوں کو قتل کرنے اور ان کے گھروں کو لوٹنے کا ڈرامہ دہلی میں ماہ ستمبر 1947ء میں جاری رہا۔ یہ ایک منظم سازش کا حصہ تھا' جس کا مقصد مسلمانوں کو نیست و نابود کرنا تھا۔ اس خونی ڈرامے کا مرکزی کردار ہندو مہاسبھا کی دہشت گرد تنظیم راشٹریہ سیوک سنگھ کا تھا۔ پولیس سے مسلمانوں کو نکال کر آر ایس ایس کے جنونی ہندو رضا کار اس میں بھرتی کئے گئے۔ سکھ جتھوں کو مسلح کیا گیا اور مسلمانوں کے قتل کی تربیت دی گئی۔ حکمران کانگریس پارٹی کے بعض لیڈروں نے ان دہشت گرد جماعتوں کی مدد کی۔

سر ظفراللہ نے برطانیہ کے روزنامہ "اسکاٹسمین" کی 3- اکتوبر 1947ء کی اس رپورٹ کا تذکرہ کیا "بھارت میں تشدد کا جو بخار چڑھ گیا ہے اس میں ایک نہایت خطرناک عنصر ہندو مہاسبھا کا ہے جو فرقہ واریت اور مسلم دشمنی کی علم بردار ہے۔ اس کے ممبروں کی تعداد کم ہے لیکن اس میں ہندوؤں میں فرقہ وارانہ جذبہ پھیلانے کی بہت بڑی صلاحیت ہے"۔

سر ظفراللہ نے کہا کہ ہندو مہاسبھا نے دہلی میں 30- اگست 1947ء کو "مرنے والوں کا یادگاری دن" (MARTYR'S DAY) قرار دیا اور اس بارے میں مسلم کشی کی ہدایات ایک پوسٹر کے ذریعہ ہندوؤں کو اس طرح دیں۔ اس دن کو مسلمانوں کے اجتماعی قتل سے شروع کیا جائے۔ ان میں ان کی عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ مسلمانوں کے گھروں اور عمارتوں پر زبردستی قبضہ کر لو۔ مسلمان محلوں کو آگ لگا دو لیکن خیال رکھو کہ اس آگ کے شعلے ہندو اور سکھ گھروں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ دہلی کے ہندو جریدہ "ہندو آؤٹ لک" میں ہندو مہاسبھا کے سیکرٹری دیش پانڈے کا بیان 9- ستمبر 1947ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے ہندوؤں اور سکھوں سے اپیل کی کہ وہ مل کر بھارت میں نہرو حکومت کو گرا دیں' ایسے مضبوط ہندوؤں کو برسر اقتدار لائیں جو بھارت کو ہندو' اسٹیٹ قرار دیں اور بھارت کو پاکستان سے جنگ کے لئے تیار کریں"۔

سر ظفراللہ نے سلامتی کونسل میں کشمیری مسلمانوں پر ڈوگرا ہندو مہاراجہ اور ڈوگرا ہندو فوج کے مظالم اور مسلمانوں کی تحریک حریت کی جرأت کی تفصیل بیان کی اور بھارتی حکومت کے الحاق کشمیر کے دعویٰ کو جھوٹ ثابت کیا۔ انہوں نے ریاست جوناگڑھ پر سازش اور جبر کے ذریعہ بھارتی قبضہ کی روداد پیش کی۔ ریاست حیدر آباد دکن سے بھارتی حکومت کی بدسلوکی کے واقعات بھی سر ظفراللہ نے سلامتی کونسل کو سنائے۔

سر ظفراللہ کی دو دنوں میں پانچ گھنٹوں کی مدلل اور جامع تقریر کے بعد سلامتی کونسل کے انداز فکر میں تبدیلی آئی اور اراکین ایک ایسی قرارداد وضع کرنے کے حق میں تھے جس کے تحت فوری جنگ بندی نافذ ہو اور جموں اور کشمیر کے عوام سے بذریعہ استصواب رائے (جو اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہو) معلوم کیا جائے کہ وہ بھارت یا پاکستان سے الحاق کے خواہش مند ہیں۔ ایسی قرارداد کی تشکیل میں بیلجیم کا مندوب پیش پیش تھا۔ سوویٹ یونین اور اس کے طفیلی یوکرین کے مندوب غیر جانبدار تھے۔ بھارتی حکومت کی اس امید پر اوس پڑ گئی کہ بھارتی نالش پر سلامتی کونسل فوراً پاکستان کو جارحیت کا ملزم قرار دے گی' اس کو سزا دے گی اور جموں اور کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ تسلیم کر لے گی۔ پاکستان کے خلاف بھارت کی سازش سلامتی کونسل میں فیل ہونے لگی اور نئی دہلی میں وزیراعظم نہرو نے سلامتی کونسل اور امریکہ اور برطانیہ کے مندوبین پر برسنا شروع کر دیا۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر برطانوی مندوب نے ان کی بات نہ مانی تو بھارت دولت مشترکہ کو چھوڑ دے گا۔ بعض بھارتی جرنیلوں کا مشورہ تھا کہ بھارت کشمیر میں جنگ کو تیز کر دے اور فوجی طاقت کے ذریعہ پوری ریاست پر قبضہ کر لے۔ کشمیری حریت پسند بھارتی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے تھے۔ اور پاکستانی رضا کار ان کی مدد کر رہے تھے کشمیر میں بھارت کی فوج کو مہم جوئی اور لڑائی میں ہزیمت کا سامنا تھا۔ سرد موسم نے بھی اس کا حوصلہ پست کر دیا۔

سلامتی کونسل نے 20- جنوری 1948ء کو ایک قرارداد کے ذریعے ایک سہ رکنی کمیشن (UNICP) برائے ہندو پاکستان مقرر کیا' جسے ہدایت دی گئی کہ وہ بھارت اور پاکستان جا کر ان کی حکومتوں سے گفت و شنید کرے اور مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرے۔ اس کمیشن کے ایک رکن چیکوسلواکیہ کے مندوب جوزف کاربل تھے جن کی بیٹی میڈلین البرائٹ آج کل امریکہ کی وزیر خارجہ ہیں۔ مسٹر کاربل نے مسئلہ کشمیر پر ایک اہم اور مستند کتاب Danger in Kashmir لکھی۔ کمیشن کشمیریوں کے حق خودارادیت کا حامی تھا۔ جنوری 1948ء کے آخری دنوں میں بھارتی حکومت سلامتی کونسل سے ناراض ہو گئی اور بھارتی مندوب نے دھمکی دی کہ اگر بحث کا دائرہ بھارتی نالش سے زیادہ بڑھایا گیا تو بھارتی وفد بحث میں شریک نہ ہو گا۔ سر ظفراللہ نے اس بارے میں سلامتی کونسل کے اراکین سے بات چیت کی۔ ان کی کوشش تھی کہ سلامتی کونسل مسئلہ کے حل کے لئے مثبت اقدام کرے اور بھارت کی دھمکیوں سے مرعوب نہ ہو۔ بھارتی حکمرانوں کو کشمیر میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے کی تجویز پسند نہ تھی۔ پنڈت نہرو نے سری نگر میں شیخ عبداللہ کی قیادت میں ایک کٹھ پتلی حکومت قائم کرا دی تھی اور بعد میں سلامتی کونسل میں بھارت نے شیخ عبداللہ کو اپنی حمایت میں بھیجا۔ بھارت کی ناراضگی کے باوجود سلامتی کونسل نے 49-1948ء کی قرارداد میں کشمیر میں جنگ بندی اور استصواب رائے کا فیصلہ کیا۔ یہ اہل کشمیر کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے کہ بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث سلامتی کونسل کی 1948ء اور 1949ء کی استصواب رائے کی قرارداد پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ اس وقت سے جموں اور کشمیر میں بھارت اور پاکستانی افواج کے درمیان جنگ بندی نافذ ہے جس کی نگرانی اقوام متحدہ کے فوجی مبصر کرتے ہیں۔ بھارتی فوج ہر ماہ جنگ بندی کی درجنوں خلاف ورزیاں کرتی ہے جس کی اطلاع فوجی مبصر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو کر دیتے ہیں اور بسا اوقات بیچ بچاؤ کا کام بھی کرتے ہیں۔ پچاس سال سے یہ عمل جاری ہے اور کشمیری انصاف کے طالب ہیں۔

سر ظفراللہ نے جنوری 1948ء میں سلامتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کونسل میں مشرقی پنجاب میں اگست اور ستمبر 1947ء میں ہونے والے منظم مسلم کش فسادات کی جو دل خراش تفاصیل سنائیں ان کے بارے میں گذشتہ بیس سال میں نئے انکشافات ہوئے ہیں۔ تقسیم ہند کے تیس سال بعد حکومت برطانیہ نے لندن میں برصغیر میں انتقال اقتدار کی جو سرکاری دستاویزات بارہ جلدوں میں 1970ء کی دہائی کے اواخر سے شائع کیں اور جو نیا تاریخی مواد محققین نے آشکار کیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندستان کے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل' وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ مہاراجہ آف پٹیالہ اور اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے 3- جون 1947ء کو تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے اعلان کے ساتھ ہی منصوبہ بنایا تھا کہ یا تو پورے پنجاب پر سکھ قبضہ کرلیں یا پھر مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کا اس بے دردی سے قتل عام کیا جائے کہ کوئی مسلمان اس علاقے میں باقی نہ رہے۔ غیر منقسم ہندوستان میں برطانوی فوج کے کمانڈر فیلڈ مارشل آکنلک کے پرائیویٹ سیکرٹری میجر جنرل شاہد حامد نے اپنی کتاب (Disatrous twilight) میں انکشاف کیا کہ برطانوی ہند کی فوج کے ایک سکھ رجمنٹ کے ریٹائرشدہ آفیسر میجر شارٹ کو سردار بلدیو سنگھ نے لندن سے ہندوستان واپس بلایا' ان کی خفیہ ملاقاتیں مہاراجہ پٹیالہ اور دیگر سکھ زعماء سے ہوئیں اور ان کو ایک سکھ فوج منظم کرنے کا منصوبہ دیا گیا جس کے ذریعہ پنجاب کے بیشتر علاقوں پر قبضہ کرنا تھا اور مسلمانوں کے قتل عام کے ذریعے صوبے میں ان کی اکثریت ختم کرنا تھا۔ دو ماہ کے عرصے میں سکھ جتھوں کو منظم کیا گیا' بھارتی فوج کے ذخیروں سے ان کو ہتھیار فراہم کئے گئے اور دوسری جنگ عظیم کے ریٹائر شدہ سکھ فوجیوں کو مسلم کش فسادات پر مامور کیا گیا۔ پاکستان آنے والی ٹرینوں کو بارود سے اڑایا گیا جو تربیت یافتہ فوجیوں کا کام تھا۔ غیر منقسم پنجاب کے انگریز گورنر جنکنز نے سکھ دہشت گردی کے منصوبوں (جن میں مسلم لیگ کے چوٹی کے لیڈروں کا قتل شامل تھا) کی خفیہ اطلاع وائسرائے ماؤنٹ بیٹن کو دہلی میں ارسال کی لیکن نہرو اور پٹیل نے کوئی حفاظتی اقدامات نہ ہونے دیئے اور کانگریس کے حامی سکھ لیڈروں نے جولائی 1947ء سے منظم مسلم کش فسادات کرانے شروع کردیئے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31738 میں محمد عبدالنور ولد چوہدری محمد عبدالمالک صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ برجیوالہ جھنگ صدر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد عبدالنور ولد محمد عبدالمالک دارالبرکات مکان نمبر 167 محلہ برجیوالہ جھنگ صدر جھنگ گواہ شد نمبر1 چوہدری محمد عبدالمالک ولد چوہدری عبدالغنی دارالبرکات مکان نمبر 167 محلہ برجیوالہ جھنگ صدر جھنگ۔ گواہ شد نمبر2 چوہدری عبدالغفور ولد چوہدری عمرالدین مکان نمبر 96 بلاک نمبر 12 محلہ پیرانوالہ جھنگ صدر جھنگ۔

مسل نمبر 31739 میں رسول بی بی زوجہ غلام حیدر صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیرکے کلاں گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین ترکہ والد صاحب برقبہ 56 کنال واقع دھیرکے کلاں مالیتی پانچ لاکھ ساٹھ ہزار روپے (2) زرعی زمین ترکہ خاوند برقبہ دو کنال واقع دھیرکے کلاں مالیتی بیس ہزار روپے (3) مکان برقبہ چھ مرلہ واقع دھیرکے کلاں گجرات کا 1/8 حصہ مالیتی چھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ چار صد سات روپے ماہوار بصورت پنشن خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رسول بی بی بیوہ غلام حیدر صاحب دھیرکے کلاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 ریاض احمد سیکرٹری مال دھیرکے کلاں ضلع گجرات گواہ شد نمبر2 افتخار احمد پسر موصیہ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا محمد اکرم صاحب 11/6 دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ کے پاؤں میں شدید تکلیف ہے جس سے چلنا پھرنا مشکل ہے۔

○ محترمہ فریدہ تنویر صاحبہ اہلیہ سید تنویر احمد شاہ سابق ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کو قریباً ایک سال سے جوڑوں' پٹھوں کی بہت تکلیف ہے۔ باوجود علاج معالجہ کے صحت بحال نہیں ہو رہی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم پروفیسر سلطان اکبر صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں کہ قادیان سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ میری بڑی ہمشیرہ محترمہ امتہ القیوم بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب مرحوم سابق افسر لنگر خانہ و ناظر مال خرچ قادیان مختصر علالت کے بعد مورخہ 98-8-17 کو قادیان میں اچانک وفات پاگئیں۔ آپ بفضلہ تعالیٰ موصیہ تھیں اسی روز عصر کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

آپ نے اپنے درویش خادم سلسلہ خاوند کے ہمراہ درویشی کا طویل عرصہ پچاس سال کے لگ بھگ بڑے صبر و رضا و استقامت سے گذارا۔ خلافت احمدیہ سے دلی وابستگی رکھنے والی' دعاگو اور صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔

آپ محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 35 جنوبی کی بڑی بیٹی اور حضرت چوہدری مولا بخش نمبردار (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی پوتی تھیں۔

ان کا ایک لڑکا عزیزم چوہدری عبدالواسع نائب ناظر امور عامہ قادیان اور دو بیٹیاں عزیزہ امتہ الباسط قادیان اور عزیزہ امتہ الرشید (اہلیہ چوہدری سلیم احمد کمپیوٹر انجینئر امریکہ ابن محترمہ چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ صدر موصیاں کراچی) ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان ٹھیکہ برائے کینٹین و سائیکل سٹینڈ اکیڈمی

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کینٹین و سائیکل سٹینڈ ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ٹھیکہ پر کینٹین و سائیکل سٹینڈ لینے کے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 98-9-15 تک دفتر ہذا میں جمع کروادیں۔ غیر مصدقہ درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم عبدالغنی صاحب دارالرحمت شرقی لکھتے ہیں۔

میرے بیٹے عبدالغفور جاوید کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم ستمبر کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد افضل صاحب سکرنڈ کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین اور عمروالی بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دورہ نمائندہ الفضل

○ مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل ضلع فیصل آباد اور ضلع ٹوبہ میں توسیع اشاعت الفضل' نئے خریدار بنانے وصولی چندہ' بقایا جات' نیز الفضل میں اشتہارات کے حصول کے لئے دورہ پر آرہے ہیں احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر الفضل)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تلاش گمشدہ

○ مکرم مسعود احمد پاشا صاحب (دفتر مشیر قانونی) لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ سے مورخہ 98-9-3 دوپہر کے وقت تقریباً 21 سو روپے جو رومال میں بند تھے بازار میں گر گئے ہیں جس کو ملے ہوں براہ کرم خاکسار کو دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ میں پہنچادیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمایاں کامیابی

○ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور لکھتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی عزیزہ ماریہ نصیر احمد لندن نے امسال GCSE کے امتحان میں تمام مضامین (گیارہ) میں اے گریڈ حاصل کیا ہے جبکہ دو مضامین میں عزیزہ نے اے سٹار حاصل کیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

عزیزہ کی والدہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبیل انعام یافتہ کی بھتیجی اور مکرم عبدالباقی ارشد صاحب افسر جلسہ سالانہ یوکے کی بھانجی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 8 ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 28 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
9- ستمبر غروب آفتاب 24-6
10- ستمبر طلوع آفتاب 47-5

عالمی خبریں

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین اور بھارتی فوج میں مختلف جھڑپوں میں ایک کرنل اور پولیس آفیسر سمیت درجنوں بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے- اسلام آباد (کشمیر) کے علاقہ میں ایک جھڑپ میں ایک کرنل سمیت دس فوجی ہلاک ہو گئے- یہ مقابلہ تقریباً 5 گھنٹے جاری رہا- اس مقابلہ میں دو مجاہدین بھی شہید ہوئے-

کابل کے شمال میں احمد شاہ مسعود کی فوجوں نے طالبان پر اچانک حملہ کرکے حسین کوٹ کے قریب اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا- اس کے علاوہ بھی طالبان کے قبضے سے کئی مقامات بازیاب کرا لئے گئے- لیکن جلد ہی طالبان نے جوابی حملہ کرکے پہاڑی کے سوا باقی تمام مقامات واپس لے لئے-

روس کے روبل کی قیمت مزید کم ہو گئی ہے اور چند روز پہلے ڈالر کے بدلے 7 روبل مل رہے تھے- اب ڈالر کی قیمت 17 روبل ہو گئی ہے جس سے مہنگائی میں ہوش ربا اضافہ ہو گیا ہے- اور لوگوں کی قوت خرید ختم ہو گئی ہے- اشیائے خورد و نوش کی سپلائی مخدوش ہو چکی ہے- کرنسی کی گرتی ہوئی قدر سے ملک شدید قسم کے اقتصادی بحران کے زد میں آ گیا ہے-

ترکی کے وزیر اعظم مسعود یلماز نے کہا ہے کہ ترکی اور اسرائیل میں فوجی تعاون کسی عرب ملک کے خلاف نہیں ہے- اور ترکی نے اسرائیل کے ساتھ کوئی اتحاد قائم نہیں کیا ہے- ترکی کے وزیر اعظم علاقائی سلامتی کے معاہدے کے لئے اسرائیل کا دورہ کر رہے ہیں-

اسرائیلی اور فلسطینی حکام کے درمیان امن مذاکرات کا آئندہ دور واشنگٹن میں ہو گا- ان مذاکرات کے موقعہ پر صدر کلنٹن بھی موجود ہوں گے اور اس سلسلے میں کسی اہم پیش رفت کے لئے اپنی کوششیں وقف رکھیں گے- اسرائیلی ریڈیو کے مطابق دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم ستمبر کے آخر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں بھی شریک ہوں گے- اس موقعہ پر کلنٹن انتظامیہ سہ رکنی کانفرنس بلائے جانے کی دعوت دے گی-

امریکہ نے کچھ عرصہ قبل ایک تحقیقاتی ٹیم سربیا بھیجی تھی کہ وہ وہاں کے حالات کی چھان بین کرکے رپورٹ کرے- اس ٹیم کے چیئرمین نے یہ رپورٹ پیش کر دی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کسووو میں البانوی نژاد مسلمانوں پر بہت ظلم ہو رہا ہے- پورے علاقے میں سرب فوجوں کی گولہ باری سے مسلمانوں کے گاؤں ویران ہو رہے ہیں اور بے شمار کسووو کے البانوی نژاد باشندے مارے گئے ہیں- کیمپوں میں پناہ لینے والے مسلمان پناہ گزینوں کی حالت بہت قابل رحم ہے- کوئی حکومت یا ادارہ ان کا پرسان حال نہیں ہے- ٹیم نے یہ بھی سفارش کی کہ اس مسئلے کے حل کے لئے ضروری ہے کہ سرب فوج کسووو کو خالی کرکے واپس چلی جائے-

بی بی سی کے مطابق طالبان کے نمائندہ ترجمان وکیل احمد متوکل نے بتایا ہے کہ ایران افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے پر تول رہا ہے لیکن اگر اس نے ایسا کیا تو اس کے نتائج کا وہ خود ذمہ دار ہو گا- طالبان کی طرف سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کو بھی ایک خط ملا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ ایران کے حملہ کو روکنے کے لئے اپنا مثبت کردار ادا کرے- ایران افغان سرحد پر شدید کشیدگی پائی جاتی ہے- طالبان نے کہا ہے کہ اگر وہ ایک ہفتے کے اندر ایرانی سفارت کاروں کے متعلق کوئی وضاحت پیش نہ کر سکے تو وہ ایران پاکستان اور طالبان کے حکام پر مشتمل ایک مشترکہ کمیشن کو علاقہ میں جا کر تحقیقات کرنے کی اجازت دے دیں گے-

روس کے وزیر اعظم یلسن اگرچہ اپنے نامزد وزیر اعظم کے بارے میں بضد ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے اپوزیشن پارٹیوں سے بات چیت کے دوران مخالف پارٹیوں کے بطور وزیر اعظم نمائندوں کے بارے میں بھی غور کیا لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا- اور صورت حال ویسے ہی ہے جیسی کے پہلے تھی- اس پر صدر یلسن نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنے نامزد وزیر اعظم وکٹر چرنو میردین کی پارلیمنٹ سے منظوری کے لئے حمایت کرتے رہیں گے-

ملکی خبریں

وفاقی کابینہ کی دفاعی کمیٹی نے افغانستان اور ایران پر زور دیا ہے کہ وہ ضبط و تحمل کا مظاہرہ کریں اور اپنی مشترکہ سرحد کے ساتھ کشیدگی ختم کرنے کے لئے اقدامات کریں- دفاعی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کی جس میں جنرل کرامت نے اپنے دورہ چین کی رپورٹ بھی پیش کی- دفاعی کمیٹی نے اقوام متحدہ میں ہونے والی واجپائی نواز شریف ملاقات کے ایجنڈے کی منظوری بھی دی-

وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر فیصلہ قومی مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا-

حکومت کے خلاف تحریک چلانے کے لئے یکم اکتوبر کو اسلام آباد میں اپوزیشن جماعتوں کا اجلاس ہو گا- اجمل خٹک نے کہا ہے کہ آئین ختم ہو چکا ہے- نیا آئین چاہئے تو تمام صوبوں کو اعتماد میں لیا جائے- ملک بچانے کے لئے لوگوں کے گھروں اور مسجدوں تک جانے کو تیار ہوں- منصورہ بھی جا رہا ہوں- اپوزیشن لیڈروں نے ایک مشترکہ کانفرنس میں کہا کہ وزیر اعظم مولویوں کو آگے لا کر خونریزی کرانا چاہتے ہیں-

سابق گورنر پنجاب ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر بھٹو دونوں کمیشن مافیا ہیں حکومت 99ء کا سورج نہیں دیکھے گی- احتساب ہم کریں گے- یہ احتساب "میاں برادران" کی طرح نہیں ہو گا- کہ مخالفین کو اندر کر دو- حکمرانوں نے خانہ جنگی کا منصوبہ بنایا ہے- اسلام کے نام پر قتل و غارت کرائی جائے گی- نواز شریف اپنے سیاسی مخالفین کو قتل کرا دیں گے- شریعت بل منظور نہ ہوا تو اسمبلی تڑوا دیں گے-

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اور ایران' افغانستان میں اپنی من پسند کی حکومتیں بنانے سے گریز کریں-

شمالی کشمیر کے کیرن سیکٹر میں پاک بھارت افواج میں شدید جھڑپیں ہوئیں- لوگ گھر بار چھوڑ گئے- بھارتی وزارت دفاع کے ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان کی طرف سے کم از کم 1500 گولے داغے گئے- نتیجہ میں 4- افراد ہلاک ہو گئے-

سابق کور کمانڈر کراچی جنرل (ر) نصیر اختر نے انکشاف کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے غلام اسحاق خان' نواز شریف اور آصف اور مجھے ختم کرنے کا حکم دیا تھا- یہ کیسٹس آج بھی موجود ہیں- نواز شریف اور بے نظیر دونوں نے کراچی آپریشن میں کسی سیاسی انتقام کا نشانہ بنانے کا نہیں کہا-

محترمہ بے نظیر بھٹو اور پیر پگاڑا صاحب کے درمیان 20 سال بعد رابطہ ہو گیا ہے- متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے حکومت سے علیحدگی کے فیصلے کے بعد سندھ میں سیاسی بحران نے کئی حلیفوں کو حریف اور کئی حریفوں کو حلیف بنا دیا ہے-

صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ آئین میں سادہ اکثریت سے ترمیم کی تجویز واپس لے سکتے ہیں- صدر مملکت نے جے یو آئی (ف) کے سربراہ مولوی فضل الرحمٰن اور علماء کے 17 رکنی وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قرآن و سنت کی بالادستی کا قانون بننا علماء حق کی نصف صدی کی جدوجہد کا نتیجہ ہے- علماء و مشائخ قومی تاریخ کے اس موڑ پر اپنا کردار ادا کریں-

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ سفارت کاروں کی بازیابی کے لئے ایران سے مکمل تعاون کریں گے-

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ افغان جہاد والے عناصر پاکستان کو تاریک دور میں دھکیلنا چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ حکومت 15 ویں ترمیم کے لئے ضیاء الحق جیسا ریفرنڈم کرانا چاہتی ہے ہم اس کی بھرپور مخالفت کریں گے-

کراچی میں مقتول ایرانی انجینئروں کے وکیل سمیت 3- افراد کو قتل کر دیا گیا ہے-

وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ شریعت بل ہر حال میں منظور کروایا جائے گا-

سابق صدر مملکت فاروق لغاری نے کہا ہے کہ حکومت شریعت کے نام پر وفاق کو کمزور کر رہی ہے- 15 ویں ترمیم اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے لائی گئی ہے-

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212300 رہائش: 212515

گھر کے فالتو کمرہ یا پولٹری شیڈ میں مشروم کاشت کریں اور معقول منافع حاصل کریں۔
ریناز انٹرپرائزز
15- شوکت پلازہ آئی-10 مرکز اسلام آباد
442098 فیکس 454964

• ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیر کنڈیشنرز ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ چوہدری حامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور
7223228
7357309

نئے موسم کے مطابق نئی ورائٹی نئے رنگ
تیار برقعے اور لیڈیز سوٹوں اور برقعوں کا کپڑا، جارجٹ، ڈبل جارجٹ، ساٹن جارجٹ، سٹون واش اور دیگر ورائٹی کوٹ پتلون کا کپڑا نیز اعلیٰ برقعوں اور کوٹ پتلون کی سلائی بھی کی جاتی ہے اور کوٹ پتلون مردانہ سوٹ گرم بھی تیار دستیاب ہیں۔ نیز اعلیٰ کوالٹی کی کڑھائی بھی کی جاتی ہے۔
ایم اشرف ٹیلرز ریڈی میڈ اینڈ کلاتھ ہاؤس
قریشی مارکیٹ گولبازار نزد مسلم کمرشل بنک ربوہ
04524-211365